# سعودی حکومت اور معاشرے کی چند امتیازی خصوصیات

تحریر: جناب حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ۔ لاہور

سعودی عرب کو عالم اسلام میں ایک ممتاز اور نمایاں مقام حاصل ہے اس کا یہ امتیاز کئی اعتبارات سے ہے۔

اس کی چند امتیازی خصوصیات حسب ذیل ہیں۔ ان امتیازی خصوصیات میں شاہ فہد کی 23 سالہ خدمات کا بڑا دخل ہے:

۱۔ اس پر ایک ایسا خاندان حکمرانی کر رہا ہے جو دین و دنیا کا جامع ہے۔ دنیوی دولت و ثروت سے بھی اللہ نے اس کو نوازا ہے، اور دین کی نہایت بیش قیمت نعمت بھی اسے عطا کی ہے۔ دنیوی اسباب و وسائل کی فراوانی کی جو خرابیاں ہیں اس سے یہ خاندان بھی اگرچہ بالکل پاک نہیں ہے، تاہم دین کے ساتھ اس کی وابستگی نے اسے یکسر بے لگام نہیں ہونے دیا ہے۔ جیسے دوسرے ملکوں کے حکمرانوں کا حال ہے۔

۲۔ اس حکمران شاہی خاندان نے اپنی بے پناہ خداداد دولت کو نہ صرف اپنی ذاتی آسائشوں، سہولتوں اور عیش و عشرت کیلئے وقف نہیں کیا، بلکہ اس کا بیشتر حصہ عوام کی فلاح و بہبود پر صرف کیا ہے۔ اس خاندان نے عوام کو ہر طرح کی سہولتیں بہم پہنچانے کیلئے جس طرح پورے ملک میں سڑکوں کا وسیع جال پھیلایا ہے حتی کہ ان کی راہ میں رکاوٹ بننے والے پہاڑوں کو تراش کر، یا ان میں سرنگیں بنا کر جو کارنامہ سر انجام دیا ہے۔ وہ اس خاندان کی عظیم تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ اسی طرح دیگر سہولتوں کی فراوانی ہے، مثلاً ٹیلیفون، پانی، بجلی، صفائی صحت اور امن عامہ وغیرہ کا حال ہے۔ سعودی حکومت ان تمام شعبوں پر عوام کے آرام و راحت کیلئے بے پناہ دولت خرچ کر رہی ہے اس ملک میں پانی کی جو قلت تھی وہ محتاج وضاحت نہیں لیکن اس حکومت کے اندر عوام کی خدمت کا جو جذبہ ہے اس نے اس مشکل کو بھی حل کر دیا ہے اور آج کہیں بھی سعودی عرب میں پانی کی قلت محسوس نہیں کی جاتی۔

۳۔ اس ملک میں انکم ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس، سیلز ٹیکس، ایکسائز ڈیوٹی، امپورٹ کسٹم ڈیوٹی، محصول چونگی اور دیگر ٹیکسوں اور ڈیوٹیوں کا وجود نہیں ہے۔ ہر چیز فری ڈیوٹی اور فری ٹیکس ہے۔ حکومت عوام سے کچھ نہیں لیتی بلکہ انہیں دیتی ہے اور تمام شہری و تمدنی سہولتیں، جن پر کروڑوں اربوں روپے خرچ ہوتے ہیں حکومت عوام کو مفت مہیا کرتی ہے۔ حتی کہ ٹیلیفون کی لوکل کالیں تک مفت ہیں۔

۴۔ ہر جگہ شفا خانوں اور ہسپتالوں کا وسیع انتظام ہے جن میں علاج معالجے کیلئے دنیا کے بہترین ڈاکٹر اور جدید ترین مشینیں موجود ہیں۔ ان ہسپتالوں میں سرکاری ملازمین اور ان کے اہل خانہ کو علاج کی فری

سہولتیں حاصل ہیں۔

۵۔ یہ ملک کرپشن (رشوت، بددیانتی وغیرہ) ملاوٹ اور اس قسم کی دیگر قباحتوں سے بہت حد تک پاک ہے کھانے پینے کی چیزوں میں ملاوٹ کا کوئی تصور نہیں ہے، ہر چیز صاف ستھری اور خالص ہے۔ تاجروں میں لوٹ کھسوٹ اور گراں فروشی کا رجحان عام طور پر نہیں ہے۔ حتی کہ حج کے ایام میں جب کہ پچاس ساٹھ لاکھ حاجیوں کا جم غفیر ہر طرف سے وہاں جمع ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود اشیاء کی قلت ہوتی ہے نہ ان کی قیمتوں میں خاص اضافہ۔ ہر چیز فراوانی سے ملتی ہے اور بالعموم معمول کی قیمت پر۔

۶۔ امن عامہ کے لحاظ سے بھی یہ ملک ایک مثالی ملک ہے جہاں چوری کا خدشہ ہے نہ ڈاکہ زنی کا، باشندگانِ ملک کی جان و مال عزت وآبرو، ہر چیز کے تحفظ کا بہت حد تک انتظام ہے اس میں جہاں قانون کی حکمرانی پولیس اور انتظامیہ کی مستعدی اور چوکسی کا دخل ہے، وہاں اسلامی حدود کے نفاذ کی برکت بھی شامل ہے ان دونوں چیزوں نے مل کر سعودی معاشرے کو مکمل امن وسکون فراہم کیا ہوا ہے۔

۷۔ اس کا تعلیمی نصاب دین ودنیا کی جامعیت کا بہترین نمونہ ہے جس کی کوئی دوسری مثال اس وقت عالم اسلام میں نہیں ہے۔ ابتدائی سطح سے لے کر اعلیٰ سطح تک طالب علموں کو دنیوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے اور ان کی دینی تربیت کا خاص اہتمام ہے، اس کا فائدہ یہ ہے کہ نسل نو کے اندر دین سے بیگانگی کی بجائے دین سے وابستگی پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ سعودی عرب کی نوجوان نسل تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی اقدار و روایات کی پابند اور اسلامی شعائر کا احترام کرنے والی ہے۔

۸۔ اس میں مخلوط تعلیم کا تصور نہیں ہے، بلکہ لڑکیوں کیلئے اعلیٰ تعلیم کی تمام سہولتیں موجود ہیں لیکن حجاب کی مکمل پابندی کے ساتھ پردے کا اتنا اہتمام ہے کہ طالبات کو اگر کہیں سڑک پار کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ تو اس کیلئے ایسا پل تعمیر کر دیا گیا ہے۔ جو بالکل بند ہے، پل پر سے گزرتی ہوئی طالبات پر کسی کی نظر ہی نہیں پڑتی۔

۹۔ اس کے علاوہ دینی تعلیم کا خصوصی طور پر نہایت وسیع انتظام ہے جہاں پوری دنیا سے طلباء آتے ہیں اور دینی تعلیم و تربیت سے آراستہ ہوتے ہیں انہیں ہر طرح کی سہولتوں کے علاوہ نہایت معقول وظیفے دیئے جاتے ہیں اس سے عالم اسلام ہی کے طلباء فیض یاب نہیں ہو رہے ہیں، بلکہ غیر مسلم ممالک میں آباد مسلمانوں کے بچے بھی ان سے استفادہ کر رہے ہیں اور یہاں سے فراغت کے بعد اپنے اپنے ملکوں میں اسلامی تعلیم و تربیت کے فروغ اور نشر واشاعت کا کام کر رہے ہیں مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ اور الریاض تینوں مرکزی شہروں میں بڑی بڑی یونیورسٹیاں ہیں، مدینہ منورہ میں جامعہ اسلامیہ ہے، مکہ مکرمہ میں جامعہ ام

القریٰ ہے اور الریاض میں جامعۃ الملک سعود اور جامعۃ الامام محمد بن سعود ہیں۔ یہ چاروں یونیورسٹیاں بڑی وسیع ہیں۔ جہاں ہزاروں بیرونی طلباء دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور بعض میں طالبات بھی......ان پر بلا مبالغہ لاکھوں نہیں کروڑوں روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے جو صرف سعودی حکومت برداشت کرتی ہے۔

۱۰۔ اس کے علاوہ دعوت وتبلیغ اور افتاء وارشاد کا ایک نہایت وسیع سلسلہ ہے جو پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے سعودی حکومت اپنی طرف سے مبعوث مقرر کرتی ہے جنہیں گراں قدر ماہانہ مشاہرہ دیا جاتا ہے یہ مبعوثین سعودی خرچ پر امریکہ، فرانس، انگلستان اور دیگر مغربی ممالک کے علاوہ افریقہ، چین وجاپان وغیرہ اور عالم اسلام کے مختلف ملکوں میں اسلام کی تعلیم وتدریس اور ارشاد وتبلیغ کا کام بڑے وسیع پیمانے پر کر رہے ہیں۔

۱۱۔ اسی طرح مساجد ومدارس اور اسلامی مراکز کے قیام کا مسئلہ ہے، سعودی حکومت پوری دنیا میں ان کی تعمیر پر بھی دل کھول کر خرچ کر رہی ہے اور جہاں بھی اسلامی اداروں اور مسجدوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہاں کے مسلمانوں کیلئے وہ تعمیر کرتی ہے یا اس میں گراں قدر تعاون کرتی ہے۔ اس طرح ایسے علاقوں اور ملکوں میں جہاں کے مقامی مسلمان اپنے طور پر مسجد ومدرسہ وغیرہ بنانے کی استطاعت نہیں رکھتے، سعودی حکومت کے تعاون سے ان کی اس بنیادی دینی ضرورت کا بندوبست کر دیا جاتا ہے۔ (اس محاذ پر کویت کی بعض اسلامی تنظیمیں بھی نہایت گراں قدر کام کر رہی ہیں) اسلام آباد (پاکستان) کی عظیم الشان مسجد شاہ فیصل مسجد بھی سعودی عرب کی خصوصی امداد ہی سے تعمیر ہوئی ہے اس طرح کتنی ہی مسجدیں اور دینی ادارے اس کے خصوصی تعاون سے قائم ہوئے یا ان کے تعاون سے چل رہے ہیں۔

۱۲۔ توحید وسنت کی خالص دعوت اور تعلیم کی نشر واشاعت کیلئے متعدد کتابیں بھی لاکھوں کی تعداد میں سعودی حکومت نے چھاپی ہیں اور انہیں مفت تقسیم کیا ہے، عربی کے علاوہ بعض کتابیں دیگر زبانوں میں بھی چھاپ کر تقسیم کی گئی ہیں۔ اس کی جامعات بھی یہ کام وسیع پیمانے پر کر رہی ہیں اور علمی وتحقیقی کتابوں اور مخطوطوں کو شائع کر کے عالم اسلام میں پھیلا رہی ہیں۔

۱۳۔ اسی طرح اب جدید ذریعہ تعلیم وتبلیغ: الیکٹرانک میڈیا، آڈیو ویڈیو کیسٹ سے بھی کام لیا جارہا ہے، اور ان کی بھی مفت تقسیم کا سلسلہ جاری ہے، بالخصوص غیر مسلموں اور نو مسلموں کی تعلیم وتربیت کیلئے اس سے خوب فائدہ اٹھایا جارہا ہے۔ الریاض وغیرہ میں بالخصوص، جالیات کے نام سے قائم ادارہ سعودی عرب میں مقیم غیر مسلموں اور نو مسلموں کی تعلیم وتربیت کا کام نہایت احسن طریقے سے کر رہا ہے اور اس کے نہایت مفید نتائج سامنے آرہے ہیں۔

۱۴۔ دنیا کی تمام زبانوں میں قرآن کریم کی نشر واشاعت کیلئے ایک نہایت وسیع ادارہ، شاہ فہد قرآن کمپلیکس مدینہ منورہ، شب وروز مصروفِ عمل ہے یہ ایک بہت ہی وسیع ادارہ ہے اس کی بلڈنگ ہی اتنی وسیع ہے کہ اس کی تعمیر پر ۲۰ کروڑ سعودی ریال خرچ ہوئے ہیں۔ اس میں طباعت وکتابت اور دیگر فنی شعبوں کے علاوہ شعبہ ترجمہ ہے جس میں دنیا کی تمام اہم زبانوں میں قرآن مجید کے مستند ترجمہ کرنے کا کام ہو رہا ہے۔ بہت سی زبانوں میں ترجمہ شائع ہو چکا ہے اور دیگر زبانوں میں ترجمے کا کام جاری ہے۔ ایک شعبہ ریکارڈنگ ہے جس میں مستند اور خوش الحان قاریوں کی آواز میں قرآن کریم کی تلاوتیں کیسٹ کی جاتی ہیں اور انہیں مفت تقسیم کیا جاتا ہے ایک شعبہ حدیث ہے جس میں احادیث کی تخریج وتحقیق کا کام ہو رہا ہے تاکہ مستند احادیث کو کمپیوٹرائزڈ کر دیا جائے اور ان سے استفادہ آسان ہو جائے، علاوہ ازیں سادہ قرآن مجید بھی کروڑوں کی تعداد میں شائع کر کے پوری دنیا میں تقسیم کیا گیا ہے اس ادارے میں کام کرنے والے افراد کی تعداد ہی دو ہزار کے قریب ہے جس سے اس ادارے کی وسعت وعظمت اور خدمت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

۱۵۔ حجاج کرام کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچانے کیلئے بھی سعودی حکومت مختلف منصوبوں پر سارا سال کام کرتی رہتی ہے اور ان پر بے پناہ رقم صرف کرتی ہے مقصد صرف یہ ہے کہ اللہ کے یہ مہمان جو صرف فریضہ حج یا عمرے کی ادائیگی کیلئے اطراف واکنافِ عالم سے آتے ہیں انہیں تکلیف نہ ہو اور آرام اور خوش اسلوبی کے ساتھ وہ مناسکِ حج وعمرہ ادا کر سکیں۔ حالانکہ ان کا قیام چند روزہ ہوتا ہے، اور بعض جگہ تو صرف ایک روز ہی قیام ہوتا ہے، جیسے عرفات میں وقوف عرفات لیکن اس ایک روزہ وقوف کیلئے سعودی حکومت نے میدانِ عرفات میں وسیع پیمانے پر حجاج کرام کو سہولتیں پہنچانے کیلئے جو کام کئے ہیں، وہ حجاج کرام کی بے مثال جذبہ خدمت کا ایک نمونہ ہے اس بے آب وگیاہ جنگل کو گل وگلزار میں بدل دینے کے علاوہ ایسے فواروں کا انتظام کیا گیا ہے۔ جن سے پانی کی نہایت باریک فوار نکلتی ہے جو سورج کی حدت وتمازت کو کم کر دیتی ہے اسی طرح بڑی تعداد میں غسل خانے اور بیت الخلاء تعمیر کر دیئے گئے ہیں تاکہ حجاج کو کوئی تکلیف نہ ہو اسی طرح لاکھوں کی تعداد میں پانی کے ٹھنڈے لفافے منیٰ وعرفات میں تقسیم کئے جاتے ہیں اور اہل خیر کی طرف سے کھانا بھی۔

۱۶۔ اس حکومت کو حرمین شریفین کی خدمت کرنے کا جو شوق ہے وہ بھی اپنی مثال آپ ہی ہے ویسے تو حرمین کی خدمت ہر دور ہی کی مسلمان حکومتیں کرتی آئی ہیں لیکن سعودی دور حکومت اور ان میں سے بھی۔

سعودی فرماں روا شاہ فہدؒ کے دور میں حرمین کی توسیع کا کام جس وسیع پیمانے پر ہوا ہے اور اس پر اربوں کے حساب سے جس طرح روپیہ خرچ کیا گیا ہے تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

حرمین کی توسیع کیلئے قرب وجوار کے مکانوں، دکانوں کو محض حکومتی طاقت کے ذریعے سے برائے نام قیمت پر حاصل نہیں کیا گیا، بلکہ زیادہ سے زیادہ قیمت دے کر انہیں خریدا گیا، اس لحاظ سے دنیا کی کوئی زمین اتنی گراں قیمت پر آج تک فروخت نہیں ہوئی، جتنی گراں قیمت پر حرمین کی توسیع کیلئے خریدی گئی زمینیں فروخت ہوئیں۔ اس کے بعد خانہ کعبہ اور مسجد نبویؐ میں عظیم الشان توسیع ہوئی اور ان میں ائیر کنڈیشنڈ کی سہولت بھی مہیا کی گئی۔ علاوہ ازیں دونوں حرموں کے باہر نہایت وسیع صحن بنادیا گیا ہے جن پر ہزاروں افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ خانہ کعبہ میں اس صحن کے نیچے انڈر گراؤنڈ راستے بنادیئے گئے ہیں اور اب بسیں ان راستوں کے ذریعے سے حجاج کرام کو حرم کے بالکل قریب اتارا کریں گی، اور وہیں سے حجاج کرام اپنی اپنی رہائش گاہوں میں آسانی سے واپس جا سکیں گے۔ مسجد نبویؐ کے صحن کے نیچے کار پارکنگ کیلئے بہت وسیع جگہ مختص کی گئی ہے جس میں بیک وقت ہزاروں کاریں پارک کی جاسکتی ہیں اس طرح مسجد نبویؐ میں جو توسیع ہوئی ہے اس میں عہدِ رسالت کی پوری مدنی آبادی شامل ہوگئی ہے اور خانہ کعبہ میں بھی اگرچہ بڑی توسیع ہوئی ہے لیکن اس کے باوجود وہ حجاج کرام کیلئے ناکافی ہے اس لئے اس میں مزید توسیع کا پروگرام ہے اللہ تعالیٰ اس حکومت کی حفاظت فرمائے تاکہ وہ مستقبل قریب میں اپنے اس منصوبے کو بھی بروئے کار لا سکے۔ مسجد نبویؐ کے باہر پہلے دومنزلہ باتھ روم تھے۔ اب جدید توسیع میں انہیں بھی تین منزلہ کرلیا گیا ہے اور ان کی تعداد میں بھی اضافہ کردیا گیا ہے۔ ان باتھ روموں میں پانی اور صفائی کا ایسا اعلیٰ انتظام ہے کہ لاکھوں افراد انہیں استعمال کرتے ہیں لیکن گندگی اور بدبو نہیں ہوتی۔ یہ بھی حسنِ انتظام اور بے مثال خدمت کا ایک نمونہ ہے۔

۱۷۔ آج سے چند سال قبل تک حجاج کرام جو لاکھوں کی تعداد میں منیٰ میں قربانیاں کرتے تھے، وہ بالعموم نہ صرف ضائع ہو جاتی تھیں، بلکہ ان سے سخت تعفن پھیلتا تھا۔ یہ ایک نہایت سنگین مسئلہ تھا۔ اسے بھی سعودی حکومت نے اپنے تدبر اور حسنِ انتظام سے حل کردیا ہے اس کے لئے پہلے پورے عالم اسلام سے علماء جمع کر کے ان سے ان کی رائے لی گئی اور ان سے اس کا شرعی حل معلوم کیا گیا، ان سے مشاورت کے بعد سعودی حکومت نے بینکوں اور مختلف اداروں کو حجاج سے جانوروں کی رقم وصول کرنے کا اختیار دے دیا، ان کی جمع شدہ رقم کے مطابق اتنی تعداد میں جانور ذبح کر کے انہیں محفوظ کرلیا جاتا ہے اور ان کا گوشت ان علاقوں میں بھیج دیا جاتا ہے جو غربت زدہ، آفت زدہ، اور قحط زدہ ہوتے ہیں۔ تاہم جو حجاج خود جانور خرید کر ذبح کرنا چاہیں اس کی بھی ممانعت نہیں ہے، حجاج کی ایک تعداد خود بھی

ذبح کرتی اور گوشت اپنے کھانے کے استعمال میں لاتی ہے لیکن جو اس کھکھیڑ میں پڑنا پسند نہیں کرتے، یا جو حاجی صرف چھری پھیر کر جانور کو مذبح میں ہی چھوڑ آتے تھے۔ ان کیلئے سعودی حکومت نے وسیع پیمانے پر ان کی طرف سے قربانی کرنے اور اس کا گوشت مستحقین میں تقسیم کرنے کا انتظام کر دیا ہے یہ بھی سعودی حکومت کی ایک عظیم الشان خدمت ہے اب ان قربانیوں سے جو پہلے ضائع کر دی جاتی تھیں لاکھوں غریب مسلمان فائدہ اٹھاتے ہیں۔

۱۸۔ سعودی حکومت کے متعدد ادارے عالم اسلام کی ممتاز شخصیات، افراد اور اہل علم وفکر کو ہزاروں کی تعداد میں اپنے خرچ پر یا ایام حج کی مہمان نوازی کی بنیاد پر حج کیلئے بلاتے ہیں، ان میں رابطہ عالم اسلامی ہے وزارۃ الحج والاوقاف ہے وزارۃ الاعلام ہے اور خود شاہی سیکرٹریٹ ہے، یہ چاروں ادارے اپنے اپنے دائرے کے لوگوں کو حج کی دعوت دیتے ہیں۔ بہت سوں کو ٹکٹ بھی خود ہی دیتے ہیں، اور بہت سوں کو صرف ایام حج کی شاہی مہمان نوازی سے ہی نوازتے ہیں۔ بہر حال سعودی حکومت کا یہ کارنامہ بھی جس پر وہ بہت بڑی رقم خرچ کرتی ہے۔ اس کے دینی جذبے ہی کا مظہر ہے، اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور اس کا بہترین صلہ اسے دنیا وآخرت میں عطا کرے۔

۱۹۔ عالم اسلام میں جہاں زیادہ غربت ہے یا وہ ممالک کفار جن میں مسلمان اقلیت کے طور پر آباد ہیں اور وہاں کفار کے ظلم وستم کا نشانہ ہیں سعودی حکومت ان کی بھی امداد کا حتی الامکان اہتمام کرتی ہے۔ بالخصوص افریقہ وغیرہ میں جہاں عیسائی، مشنریاں زیادہ سرگرم ہیں، اور مسلمانوں کی غربت سے فائدہ اٹھا کر انہیں عیسائی بنانے کی کوشش کرتی ہیں۔ سعودی حکومت ہی وہ واحد حکومت ہے جو ایسے علاقوں میں غریب مسلمانوں کی امداد کر کے یا وہاں علما ودعاۃ بھیج کر انہیں ارتداد کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کی کوشش کرتی ہے۔

۲۰۔ اسی طرح مسلمان ملکوں اور حکومت کے ساتھ بھی وہ مخلصانہ تعاون کرتی ہے، اور ہر آڑے وقت میں ان کا سہارا اور دست وبازو بنتی ہے۔ جیسے 1965ء پاک بھارت جنگ میں شاہ فیصل مرحوم نے پاکستان کی بھرپوری اخلاقی اور مادی مدد کی اور پاکستان کیلئے اپنے تمام وسائل کر دینے کا اظہار کیا، غفر اللہ لہ ورحمہ اسی طرح جہاد افغانستان میں سعودی حکومت نے ہر قسم کا تعاون کیا اور بھی دیگر ملکوں اور علاقوں کے ساتھ اس کا یہی معاملہ ہے۔ جیسے فلسطین وغیرہ کا مسئلہ ہے، اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے وسائل کو عالم اسلام کی فلاح وبہبود پر خرچ کرنا، اور مسلمانوں کے مصائب وآلام میں ان کو مادی سہارا مہیا کرنا

سعودی حکومت کا شعار اور اس کا عظیم جذبہ ہے۔

۲۱۔ سعودی عرب میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر یعنی احتساب کا کڑا انتظام ہے۔ جو ایک اسلامی مملکت کا بنیادی فریضہ ہے اس لئے وہاں کوئی شخص منکرات اور خلاف شریعت کاموں کا کھلم کھلا ارتکاب نہیں کر سکتا، حکومت کے علم میں ایسی باتیں آتی ہیں تو فوراً ان کے احتساب اور ان کے سدباب کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اذان ہو جانے کے بعد کسی شخص کو دکان یا ہوٹل کھلا رکھنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اقامت صلاۃ کا حکومتی سطح پر انتظام ہے، اور نماز نہ پڑھنے والوں کا مؤاخذہ ہوتا ہے۔ منکرات کے ازالے کیلئے علماء کی رائے کا بالعموم احترام کیا جاتا ہے، چنانچہ سعودی عرب میں جب ڈش انٹینا عام ہونے لگا، تو علماء کرام نے اس سے پھیلنے والی بے حیائی اور قباحتوں کا ذکر شاہ فہد سے کیا اور انہوں نے علماء کی رائے پر عمل کرتے ہوئے اس پر پابندی عائد کر دی۔

۲۲۔ سعودی عرب میں اسلامی سزائیں ہیں۔ اسی طرح منشیات فروشوں کیلئے بھی موت کی سزا ہے اور وہاں یہ سزائیں عام طور پر جمعہ کی نماز کے بعد کسی جامع مسجد کے باہر یا اس کے صحن میں برسر عام دی جاتی ہیں تاکہ لوگ اس سے عبرت پکڑیں جیسا کہ قرآن میں حکم ہے ان اسلامی سزاؤں کے نفاذ کی برکت ہے کہ وہاں چوری، راہ زنی، اور قتل وغارت گری تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے سزاؤں میں کوئی رو رعایت نہیں کی جاتی، نہ کسی کی سفارش سے سزا پر عملدار آمد رکتا ہے۔ جو مجرم ہو، چاہے اس کا تعلق شاہی خاندان سے ہو جرم کے مطابق سزا پاتا ہے۔

۲۳۔ وہاں عدلیہ بالکل آزاد ہے اور قرآن وحدیث کی روشنی میں فوراً بلا تأخیر فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ شاہ وقت کو بھی سفارش کرنے کی جرأت نہیں ہوتی، کیونکہ اسے پتہ ہے کہ عدالت میں بے لاگ انصاف ہوگا وہاں قانون سب کیلئے یکساں ہے امیر اور غریب قانون کی نظر میں سب ایک ہیں۔

۲۴۔ سعودی حکومت میں فقہی جمود اور حزبی تعصب نہیں ہے۔ وہ تمام اسلامی فرقوں کا احترام کرتی اور تمام مکاتب فکر کے علماء سے استفادہ کرتی ہے۔ سوائے اہل بدعت کے، یہی وجہ ہے کہ سعودی جامعات میں حنفی، شافعی اساتذہ کافی تعداد میں ہیں صرف حنبلی یا اہل حدیث اساتذہ ہی نہیں ہیں، مسلک کی بنیاد پر غیر حنبلی اساتذہ سے نہ تعصب برتا جاتا ہے، نہ ان سے کوئی امتیازی سلوک کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اختلافی مسائل میں فقہی توسع سے کام لیا جاتا ہے، اور ان میں تمام مکاتب فکر کے علماء سے یکساں طور پر استفادہ کیا جاتا ہے یہی وجہ ہے اسلامی فقہ اکیڈمی جس میں کبار سعودی علماء شامل ہیں ان میں عالم

اسلام کے جید علماء کو بھی بلاتفریق مسلک ومشرب شامل کیا گیا ہے۔ یہ اکیڈمی جدید مسائل پر غور کرتی اور اس کا اسلامی حل تلاش کرتی ہے۔ اس میں وہ قرآن وحدیث کی برتری کو تسلیم کرتے ہوئے چاروں فقہوں سے استفادہ کرتی ہے۔ کسی ایک ہی فقہ پر اصرار نہیں کرتی، اور ہر معاملے میں کسی ایک فقہ کی رائے، پر عمل کرنے کی بجائے وہ براہ راست قرآن وحدیث کے نصوص سے استدلال کرتی ہے، اور اس دور میں اجتہاد کا بھی یہی صحیح اور بہترین طریقہ ہے، جو سعودی عرب کی حکومت نے تیار کیا ہے۔

۲۵۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ توحید وسنت کے بارے میں کسی مفاہمت کی قائل نہیں، اسی لئے شرک وبدعت اسے کسی طور بھی گوارہ نہیں۔ شرکیہ اور بدعیہ امور سے یہ خطہ پاک ہے، پورے سعودی عرب میں کوئی پختہ قبر نہیں کسی صحابی یا تابعی کی قبر پر قبہ اور گنبد نہیں کوئی قبر قضائے حاجات کیلئے مرجع خلائق نہیں میلاد وگیارہویں کی خود ساختہ رسمیں اور جلوس نہیں۔ بہت سی کوتاہیوں کے باوصف سعودی عرب کا یہ کردار توحید وسنت سے پیار اور شرک وبدعت سے بغض وعناد ایک مثالی کردار ہے جو خالص بے آمیز اسلامی تعلیمات پر مبنی اور (ما أنا علیه و أصحابی) کا آئینہ دار ہے۔

۲۶۔ سعودی حکومت اسلام کی علمبردار وحدت اسلامی کی داعی ہے۔ وہ مسلمانوں کو عرب قومیت کی طرف نہیں بلاتی جیسے بعض قائدین کی دعوت ہے۔ اسی طرح کسی اور ازم کی طرف نہیں بلاتی، جیسے بدقسمتی سے آج مسلمان ممالک پر مسلط بہت سے قائدین کا شیوہ ہے نہ وہ سیکولرازم کی داعی ہے جیسے بہت سے مسلمان لیڈر اس کے اسیر ہیں۔ وہ مغربی تہذیب کی فدائی بھی نہیں۔ جیسے آج تمام اسلامی ممالک اس کے والہ وشیدا ہیں۔ توحید وسنت کے تقاضوں کی طرح اسلامی تہذیب وتمدن کے اطوار بھی آج صرف سعودی معاشرے میں ہی نظر آتے ہیں ورنہ ہر ملک کا معاشرہ جیسے شرک وبدعت سے آلودہ ہے ویسے ہی بے حیائی اور بے پردگی بھی اس میں عام ہے۔


## ارباب علم ودانش سے گزارش

مجھے اپنے تھیسز (مقالے) بعنوان ''جھود علماء باکستان لخدمة صحیح البخاری'' کے سلسلے میں ان کتابوں مثلاً (شروحات، حواشی، تعلیقات، تحقیقات، دراسات) کے بارے میں درج ذیل معلومات کی ضرورت ہے جو کہ صرف صحیح البخاری کے متعلق لکھی گئی ہوں۔ بشرطیکہ مؤلف پاکستانی ہو۔

۱۔ کتاب کا مکمل نام ۲۔ مؤلف کا مکمل نام ۳۔ کس زبان میں لکھی گئی ہے؟

۴۔ مطبوع ہے تو کس ادارے نے شائع کی ہے؟ ۵۔ مخطوط ہے تو کس کے پاس ہے؟ ۶۔ کتنی جلدوں میں ہے؟

تمام ارباب علم ودانش سے گزارش ہے کہ اس سلسلے میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

خط وکتابت: فیض احمد بھٹی جامعہ علوم أثریہ مشین محلہ نمبر 1 پوسٹ بکس نمبر 11 جہلم رابطہ نمبر: 0321-5903238